# 10373-میت دفن کرنے اوراس کے اہل وعیال کے ساتھ تعزیت کا طریقہ

## سوال

میرے والد صاحب اس موسم حج میں فوت ہو گئے ہیں، ہمارے ہاں عادت ہے کہ لوگ تعزیت کے لیے آتے ہیں اوراس کے بعد سب لوگ فاتحہ پڑھنے اور میت کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں مجھے علم ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں، میں نے اس کا انکار کرتے ہوئے اس سے دور رہنے کی بہت کوشش کی ہے، اب میرے کچھ سوالات ہیں :
تعزیت کے وقت کیا کچھ کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے ؟
میت اٹھاتے وقت کیا کہنا چاہیے ؟
قبر میں میت رکھتے وقت کیا کہنا چاہیے ؟
کیا قبر پر بطور علامت قبر پر نام کا کتبہ لگانا ممکن ہے ؟
دفن کرنے کے بعد کونسی دعا کی جاتی ہے ؟
فوت شدہ شخص کی قبر پر پانی رکھنے والی بات کہاں تک صحیح ہے ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

جنازہ اٹھانا اوراس کے ساتھ چلنا واجب ہے، اوریہ مسلمانوں پر میت کا حق ہے، ایسا کرنے والے کے لیے شریعت مطہرہ نے اجروثواب بھی مقرر کیا ہے، اور فضیلت بھی رکھی ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو کوئی جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے شامل ہوتا ہے"

اورایک روایت میں ہے :

"جو کوئی کسی مسلمان کے جنازہ میں ایمان اوراجروثواب کی نیت سے شامل ہوتا ہے اور نماز جنازہ تک اس کے ساتھ رہتا ہے تو اسے ایک قیراط اور جو شخص اسے دفنانے تک اس کے ساتھ رہتا ہے اسے دو قیراط ثواب حاصل ہوتا ہے"

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دو قیراط کیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دو عظیم اور بڑے پہاڑوں جتنا"

صحیح بخاری شریف کتاب الجنائز حدیث نمبر (1240).

اورجنازے کے ساتھ ایسی اشیاء لے کرجانا جائز نہیں جوخلاف شریعت ہوں، ان اشیاء میں مندرجہ ذیل شامل ہیں :

بلند آوازسے آہ بکا کرنا، اورجنازے کے ساتھ خوشبووالی دھونی لے جانا، جنازہ کے آگے آگے بلند آوازسے ذکر کرنا، کیونکہ یہ بدعت ہے، اوراس لیے بھی کہ قیس بن عباد رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جنازہ کے پاس آواز بلند کرنا ناپسند کرتے تھے"

اوراس لیے بھی کہ ایسا کرنے میں نصاری کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے.

دوم : دفن کرنا :

مسلمان شخص کو کافر کے ساتھ اور کافر کو مسلمان کے ساتھ دفن نہیں کیا جائے گا، اور مسلمان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا.

سنت طریقہ یہ ہے کہ میت کو قبر کے پچھلے حصہ سے داخل کیا جائے، اور میت کواس کی قبر میں دائیں کروٹ پر رکھا جائے، اور میت کا چہرہ قبلہ رخ کیا جائے، اور لحد میں رکھتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھی جائے :

"بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

یا پھر

"بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

اللہ تعالی کے نام سے اوررسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یا ملت پر.

اسے ترمذی نے کتاب الجنائز حدیث نمبر (967) میں روایت کیا ہے، اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابوداود حدیث نمبر (836) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اورقبر کے پاس کھڑے لوگوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ لحد بند کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی بھر کر قبر پر پھینکیں.

اوردفن سے فارغ ہونے کے بعد کچھ امور کرنے مسنون ہیں :

قبر نہ توزمین کے برابر رکھیں اورنہ ہی زیادہ اونچی کریں بلکہ صرف زمین سے ایک بالشت اونچی رکھیں تاکہ قبر کی تمیز ہواورخیال رکھا جاسکے اوراس کی توہین نہ ہو، اورقبر پر پتھر وغیرہ کی علامت رکھنے میں کوئی حرج نہیں، تاکہ وہاں اس کے عزیزواقارب کے فوت ہونے کی صورت میں وہیں دفن کیے جاسکیں، اور مٹی اور گردوغبار کواڑنے سے روکنے کے لیے پانی چھڑکا جا سکے.

اور میت کو تلقین نہ کی جائے جیسا کہ بعض لوگوں کے ہاں معروف ہے وہ قبر کے پاس کھڑے ہوکر تلقین کرتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ قبر کے پاس کھڑے ہوکراس کی ثابت قدمی اوراس کے لیے دعائے استغفار کرنی چاہیے اورحاضرین کو بھی اس کا حکم دے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تواس (کی قبر) پر کھڑے ہوکر فرماتے :

"اپنے بھائی کے لیے دعائے استغفار اوراس کی ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جارہا ہے"

سنن ابوداود الجنائز حدیث نمبر (2804) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابوداود حدیث نمبر (2758).

اور قبر کے پاس قرآن مجید میں سے کچھ بھی نہیں پڑھا جائے گا کیونکہ یہ بدعت ہے، اور نہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور نہ ہی ان کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے ایسا کیا، اوراسی طرح قبروں پر تعمیر کرنی اوراسے پختہ کرنا، اوراس پر لکھنا اور کتبہ لگانا بھی حرام ہے، اس کی دلیل جابر رضی اللہ تعالی عنہ کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

"رسول کریم صلی اللہ وسلم نے قبر پختہ کرنے اوراس پر بیٹھنے اوراس پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا"

صحیح مسلم شریف الجنائز حدیث نمبر (1610)

اورابوداود کی روایت میں ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے اوران پر لکھنے اورانہیں روندھنے سے منع فرمایا"

سنن ابوداود الجنائز حدیث نمبر (3226) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابوداود حدیث نمبر (2763).

سوم :

میت کے گھر والوں کے ساتھ تعزیت کرنی مشروع ہے، اور تعزیت اس طرح ہونی چاہیے جس میں اس کا خیال یہ ہو کہ میت کے گھر والوں کی اس میں تسلی اور سکون ہے، اوران کے غم کو ہلکا کیا جاسکتا ہے، اورانہیں صبر پر ابھارے، اوران کے ساتھ اس طرح تعزیت کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اگر تو اسے یاد ہو، وگرنہ پھر جو اس کے آسان ہو اس کے ساتھ تعزیت کرے مثلا اچھی اور بہتر کلام جو تعزیت کی غرض وغایت کو پورا کرے اور شریعت کے مخالف نہ ہو.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے :

"بلاشبہ جو کچھ اللہ تعالی نے لیا ہے وہ اسی کا تھا اور جو اس نے دیا ہے وہ اسی کا ہے، اور ہر چیز اس کے پاس مقرر وقت کے ساتھ ہے، اس لیے تمہیں چاہیے کہ صبر کریں، اوراجر وثواب کی نیت رکھو"

صحیح بخاری الجنائز حدیث نمبر (1204).

اور دو معاملوں سے بچنا ضروری ہے :

تعزیت کے لیے اجتماع کرنا، اگرچہ لوگ اس کی عادت بنالیں.

میت کے گھر والوں کا تعزیت کے لیے آنے والوں کے لیے کھانے کا اہتمام کرنا.

سنت تو یہ ہے کہ میت کے اقرباء اور رشتہ دار میت کے اہل وعیال کے لیے کھانا تیار کریں.

واللہ تعالی اعلم

مزید تفصیل کے لیے علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کی کتاب احکام الجنائز اور شیخ فوزان کی کتاب الملخص الفقھی (213-216) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.